بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۱- منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۷ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۴ تبلیغ ۱۳۴۹ھش ۔ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۷۰ء	نمبر ۴۴

پیشگوئی مصلح موعودؓ اپنے اثرات کے لحاظ سے ایک عظیم الشّان دائمی نشان کی حیثیت رکھتی ہے

حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی آپ کے انقلاب انگیز کارنامے اور ان کے طیّب و شیریں ثمرات اس امر پر شاہدِ ناطق ہیں کہ آپ حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر تھے

ہمارا فرض ہے کہ ہم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آسمانی قیادت میں اسلام کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں

ربوہ میں پیشگوئی مُصلح موعود کے سلسلہ میں جلسۂ عام کا انعقاد۔ علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ——— ۲۲۔ فروری ۱۹۷۰ء مطابق ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش بروز اتوار لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں علماءِ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پسِ منظر اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں اس کی بنیادی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی اپنے اثرات اور طیّب و شیریں ثمرات کے لحاظ سے ایک عظیم الشان دائمی نشان کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکاتِ خاصہ آپؓ کے وصال کے بعد بھی جاری ہیں اور ہمیشہ جاری رہیں گی۔ یہ انہی برکاتِ خاصہ کے جاری رہنے کا نتیجہ ہے کہ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آسمانی قیادت میں جماعتِ احمدیہ کو غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنے اور ان اہم اور عظیم الشان کاموں کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ سرانجام دینے کی مسلسل توفیق مل رہی ہے کہ جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوب و مرغوب تھے اور جنہیں حضور رضؓ نے جاری کرکے انہیں بڑی محنت اور جانفشانی سے پروان چڑھایا تھا اور اس طرح دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی تھی۔

علماءِ کرام نے حسب پیشگوئی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلد جلد بڑھنے زمین کے کناروں تک شہرت پانے، قوموں کے آپؓ سے برکت پانے، آپؓ کے ذریعہ دینِ اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کے ظاہر ہونے نیز پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اَور بہت سے ایمان افروز پہلوؤں پر روشنی ڈال کر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انقلاب انگیز کارناموں اور ان کے نہایت درجہ خوشکن نتائج کو بہت عمدہ پیرائے میں بیان کیا اور اس طرح ثابت کیا کہ جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ثابت ہوتے ہیں۔ علماءِ کرام نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت اور اس کے مطابق دنیا میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب کو اچھی طرح واضح کرنے کے علاوہ اِس امر کو بھی وضاحت سے پیش کیا کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ (جو خدائی بشارتوں کے عین مطابق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مہتم بالشان مثیل اور روحانی طور پر ان کے وجود کا ہی ایک حصہ ہیں) کی آسمانی قیادت میں غلبۂ اسلام کی خاطر بیش از بیش قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور اِس طرح دُنیا میں اسلام کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرکے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقاصد کو پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کرتے چلے جائیں اور اِس طرح آپؓ کی برکاتِ خاصہ سے جو پہلے ہی کی طرح جاری و ساری ہیں حصّہ وافر لے کر عند اللہ سرخرو اور فائز المرام ٹھہریں۔

یہ جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صدارت میں صبح نو بجے تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہؤا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی بعدہٗ مکرم صالح محمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم صاحب صدر نے پیشگوئی مصلح موعود کا اپنے اثرات کے لحاظ سے ایک عظیم الشان دائمی نشان ہونا ثابت کیا اور اس کی عظمت و اہمیت پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ محترم نسیم سیفی صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے پس منظر"

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۳ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ کی صحت و سلامتی کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۳ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بالعموم دل کی تکلیف اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● میری اہلیہ آپریشن کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں اور محترمہ ڈاکٹر محمودہ صاحبہ کے کلینک میں ہنوز زیرِ علاج ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے صحتیابی کی رفتار کم ہے۔ میں بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کی جلد اور مکمل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(عبدالمالک خان از کراچی)

● مکرم مولوی محمد شفیق صاحب قیصر یوگنڈا مشرقی افریقہ میں قریباً ایک سال تک فریضۂ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد ۱۲۔ فروری ۱۹۷۰ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ احباب نے ریلوے اسٹیشن پر آپکا استقبال کیا اور آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

● انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انڈونیشیا بیمار ہیں۔ پہلے تو زکام اور بخار رہا جس سے اب آرام ہے لیکن اب کان کے پیچھے اُبھار سا ظاہر ہؤا ہے جو تکلیف کا موجب ہے۔ احباب کی خدمت میں صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب پتہ کے آپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو کر لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ کمزوری ابھی باقی ہے۔ احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپکو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰہم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

[redacted]

اِسلام کی حقیقی تاریخ

(۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے کہا تھا کہ اسلام نے جو اصول معاشرہ کے پیش کئے ہیں افسوس ہے کہ مسلمان اس کی پابندی چھوڑ بیٹھے ہیں مگر یورپین اقوام خاص کر انگریزوں نے اس کو بڑی حد تک اپنا لیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک مضمون کے کچھ اقتباسات اس کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں۔

"پاکستانی انگلستان کیوں جاتے ہیں؟" کے زیرِ عنوان معاصر نوائے وقت میں قسط وار ایک مضمون شائع ہو رہا ہے اس کی چوتھی قسط میں فاضل مضمون نگار نے انگریز کی ترقی کے رازوں میں سے دو باتیں بیان کی ہیں جو انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں :-

۱۔ "حقیقت پسندانہ اندازِ نظر، ہر قوم ماضی کی روایات، تاریخ و تہذیب پر فخر کرتی ہے مگر "پدرم سلطان بود" کے خوشکن خیالات سے چمٹے رہنا اور حال اور مستقبل کو قطعاً نظر انداز کر دینا بھی کوئی دانشمندی نہیں۔ یہ رویہ دراصل ہمتوں اور کوششوں کو زنگ آلود کر دیتا ہے حالت خوش فہمی میں رہنا دراصل افیونیوں کا شیوہ ہے۔ زندہ قومیں حالات کے سامنے ہمیشہ سینہ سپر رہتی ہیں۔ ماضی سے تحریک حاصل کرنا تو بجا ہے مگر ایک شاعر کی طرح ہمیشہ اسی میں سانس لینا اور کنوئیں کے مینڈک کی طرح اس کو کُل کائنات قرار دینا حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں...... انگریز ایک وضعدار اور روایات کی دلدادہ قوم ہونے کے باوجود بھی زمانہ حال و مستقبل سے دشتہ بپا بلکہ تبرد آزما ہے اور نشیمن پر نظر رکھتے ہوئے بھی اس کی پرواز میں کبھی کوتاہی نہیں آنے پائی..... انگریز ایک حقیقت پسند قوم ہے اور اس کی ترقی کا یہ ایک اہم راز ہے۔"

۲۔ "اور سب سے بڑا راز بلکہ وہ اسمِ اعظم جس کی بدولت وہ قوم یہاں تک پہنچی ہے وہ "عمل" ہے، کام، کام، کام یہی ان کا ایمان ہے، یہی وظیفہ، یہی وہ محور ہے جس کے گرد ان کی زندگی گھومتی ہے۔ آندھی ہو یا طوفان۔ گہری دھند ہو یا برفباری، کسی پل کام نہیں رُکتا، بیکار رہنا اس معاشرے میں سب سے بڑا جرم اور گناہ سمجھا جاتا ہے۔ مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے سب ہی وہاں کل پُرزوں کی طرح مصروفِ عمل رہتے ہیں وہاں زندگی کبھی معطل نہیں ہوتی۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے تو کہرام مچ جاتا ہے۔ وہ لوگ رُکنا نہیں جانتے، آرام ان کے مقدر میں نہیں، جفاکشی اور مشقت ان کی فطرت بن گیا ہے...... وہاں ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ کام کرے، ایک تو قومی احساس کے جذبہ سے اور دوسرے زیادہ معاوضہ ملنے کی خواہش میں، مَیں سمجھتا ہوں اس سے بہتر اَور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اسی لئے وہ لوگ وقت کی بھی قدر کرتے ہیں، ان کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اس لئے کہ ایک ایک لمحے کی قیمت ہے اور وہ لوگ کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، اور مصروفیت کی وجہ سے ان کے ذہن شیطان کی آماجگاہ نہیں بنتے، چنانچہ دفتری ریشہ دوانیاں وہاں بالکل نہیں ہیں انہیں اپنے کام سے غرض ہوتی ہے...... وہ لوگ کسی قسم کے کام کو عار نہیں سمجھتے، وہاں دفاتر میں چپڑاسی نہیں ہیں، سامان اٹھانے کے لئے قلی بھی نہیں ہیں۔ گھروں میں وہ لوگ زیادہ تر خود ہی اپنا کھانا تیار کرتے ہیں، مکان کی صفائی کرتے ہیں، اکثر ہوٹل اپنی خدمت آپ کے اصول پر چلتے ہیں۔ وہ لوگ لانڈریوں پہ جا کر اپنے کپڑے خود دھوتے ہیں۔ جوتوں کی مرمتیں بھی زیادہ تر خود ہی کر لیتے ہیں۔"

اس کے بعد فاضل مضمون نگار مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ان کی تمام تر ترقی فلاح اور بلندی اسی عملِ پیہم کی مرہونِ منت ہے اور اسی کی کمی بلکہ محرومی نے مسلمانوں کو اوجِ ثریا سے اٹھا کر تحت الثریٰ کی پستیوں میں پھینک دیا۔ آج دنیا کے ہر حصے میں مسلمان مظلوم و مفلوک نظر آتا ہے اس کا سبب بے عملی ہے۔ یہ ایک آفاقی حقیقت، ایک مسلم اصول اور قاعدہ کلیہ ہے کہ جو فرد یا قوم قوتِ عمل سے محروم ہو جاتی ہے وہ ذلیل و خوار ہوتی ہے اور آخرکار صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔ بے عملی نقشِ باطل ہے ایک ایسا فالج ہے کہ جو قوم کے افراد کے جسموں، ذہنوں اور دلوں کو مفلوج کر دیتا ہے، اسلام کا سب سے بڑا پیغام یہی تھا مگر ہم اسے بھلا بیٹھے ہیں، رسولِ اکرم کی حیاتِ طیبہ عمل کا مکمل ترین نمونہ ہے، کونسا کام ہے جو انہوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے نہیں کیا ہو گا مگر ہم اسے عار سمجھتے ہیں، کام کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ اہلِ مغرب کے ہاں زندگی شب و روز گھڑی کی سوئیوں کی طرح گردش کرتی ہے اور یہی ان کی خوشحالی، آسودگی اور راحتوں کا باعث ہے۔ ہمارے ہاں جو افلاس، تنگ دستی ہے اس کی وجہ محنت کی کمی ہے، تساہل پسندی، آرام طلبی ہے مگر یہی لوگ جب وہاں پہنچتے ہیں تو انہی کی طرح دن رات محنت کرتے ہیں اس لئے کہ وہاں محنتوں کا ثمرہ ملتا ہے، ناانصافیاں نہیں ہوتیں اور اسی لئے ہزاروں کی تعداد میں ہر سال وہاں ہجرت کر جاتے ہیں۔"

(نوائے وقت ۱۶ فروری ۱۹۷۰ء صفحہ ۳)

عیدِ قرباں ہے قربانی دو

عیدِ قرباں ہے قربانی دو
جاودانی کے عوض فانی دو
گوشت اور خون سے خدا کو غرض؟
صرف اسے جذبۂ ایمانی دو
پھولتا پھلتا ہے ایماں کا نخیل
اس کو گرم آنسوؤں کا پانی دو
گر ملے تختۂ سلمانی لو
گو بدل تختِ سلیمانی دو
تم محمدؐ کی گدائی لے لو
خواہ تنویرِ جہانبانی دو

اسلامی معاشرہ میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۲)

تاج العروس میں ہے قام الرجل المرأۃ اور قام علیہا کے معنے ہیں۔ مأنہا و قام بشانہا متکفلا بامرھا یعنی اس کی مؤنت کیا روزی مہیا کی۔ اور اس کے امر کا تکفل کرتے ہوئے اس کی حالت کو قائم کیا۔ اور قوّام علیہا کے معنی مائنٌ لہا دیئے ہیں یعنی اس کے لئے روزی مہیا کرنے والا اور اس کے امر کا متکفل۔ ذمہ وار۔

پس قوّام کے اصل معنی متکفل ہیں محض محافظ یا حاکم درست نہیں۔ اور تکفل میں روزی مہیا کرنا۔ اصلاح احوال۔ حفاظت کرنا تادیب اور درست کرنا سب امور شامل ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی کا متکفل ہوتا ہے۔ اس کی جسمانی اور اخلاقی حفاظت اور بہتری کا بھی ذمہ وار ہوتا ہے۔ بے شک مرد کی ان ذمہ واریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے مرد کو ایک ایسا مقام عطا کیا ہے جس سے گھر کے امور طے ہوں۔ اور نظم و ضبط اور امن و سکون قائم رہے۔ اس لحاظ سے آخری ذمہ واری مرد کی قرار دی گئی ہے اور اس کی وجہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرما دی۔

بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

اوّل تو اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ چنانچہ مردوں کو عورتوں پر قوائے جسمانی میں فضیلت دی۔ اس لئے روزی کمانے کا کام اور ملک و قوم کی حفاظت کا کام ان کے سپرد کیا۔ اور دوسری وجہ یہ بیان فرمائی کہ مرد عورتوں پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی مرد کو عورت پر اختیار اس لئے دیا گیا ہے کہ اس پر بوجھ بھی زیادہ ڈالا گیا ہے۔ کیونکہ مرد مال کو کمانے والا اور عورت مال کو خرچ کرنے والی ہے۔ اس لئے انتظامی امور میں مردوں کو عورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔

آیت کریمہ کا یہ حصہ کہ

بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

تفسیر بیضاوی میں اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی عطا اور اس کی موہبت ہے کہ اس نے مردوں کو کمال عقل حسن تدبیر اور قوت فی العمل عطا کر کے عورتوں پر فضیلت دی۔

ولذٰلک خُصُّوا بالنبوۃ والامامۃ والولایۃ

یعنی اسی وجہ سے نبی، امام اور حاکم بننا مردوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔

الرجل راعٍ علیٰ اھلہٖ وھو مسئولٌ عن رعیّتہٖ

(بخاری)

یعنی مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے۔ اور ان کے متعلق جواب دہ ہے

خاوندوں کی اس حیثیت کو واضح کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ سورۃ نساء کی اسی آیت میں خاوندوں کے حقوق اور عورتوں کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ

سب سے پہلی بات جو عورت کے فرائض میں شامل ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ صالحہ ہو اپنے روّیہ کو خاوند کے ساتھ درست رکھے۔ ازدواجی زندگی میں یہ بات اذبس ضروری ہے۔ کہ بیوی کا روّیہ درست رہے۔ عربی زبان میں صالح کے معنے ہوتے ہیں۔ وقت ضرورت اور حالت کے مطابق کام کرنے والا۔ بے وقت کام کرنا بے ضرورت کام کرنا۔ یا ضرورت اور وقت کے تقاضہ سے کم یا زیادہ کرنا۔ یہ صالحیت کے خلاف ہے۔ صالح عورت وہ ہے جو خاندان کے استحکام۔ بچوں کی اچھی تربیت اور گھریلو زندگی کے جملہ امور کا مناسب رنگ میں خیال رکھے اور اس کا روّیہ درست رہے۔ اور وقت حالت ضرورت اور خاوند کے مزاج کو مدنظر رکھ کر گھر کے امور کو انجام دے۔ اگر بیوی خدا کا حکم سمجھ کر اپنے روّیہ کو درست رکھے گی تو اس کا ہر عمل خدا کی نظر میں عبادت ہوگا اور آخرت میں اجر عظیم کی مستحق ہوگی وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ۔ علاوہ ان فوائد کے جو اسے اپنے روّیہ کو درست رکھنے کے باعث اپنے گھر میں اور خاوند سے حاصل ہوں گے۔

دوسری بات جو عورت کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ ہے کہ وہ قانتہ ہو وہ فرمانبردار ہو۔ خاوند کی حیثیت اور مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ نے بیان فرمایا ہے۔ عورت اگر خوشدلی سے اپنے خاوند کی فرمانبردار رہے گی۔ تو جہاں گھر کا نظام بہتر رنگ میں قائم رہے گا۔ اور امن و سکون اس گھر کا امتیازی نشان ہوگا۔ وہاں عورت کے لئے بھی مرد کے دل میں خاص احترام ہوگا بہت سی عورتیں ہیں جو خاوند کے احترام و اکرام اور ضروری فرمانبرداری سے کتراتی ہیں۔ اور اپنی من مانی کرتی ہیں۔ بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار رہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر میں کسی کو اللہ کے سوا سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے

(ابن ماجہ)

خاوند کی فرمانبرداری۔ یہ ایک عام حکم ہے۔ جس کی تشریح میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی باتیں بیان فرمائی ہیں مثلاً

(۱) کہ وہ تمہارے ہاں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں۔ جس کو تم ناپسند کرتے ہو۔

ان لا یوطئن فرشکم احداً تکرھونہ

اگر خاوند اپنی بیوی سے یہ کہے کہ فلاں قسم کے لوگ یا فلاں قسم کی عورتیں گھر میں نہ آئیں۔ تو بیوی کا فرض ہوگا کہ وہ خاوند کی اس ہدایت کی پوری تعمیل کرے۔

(۲) اسی طرح حضورؐ نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کے مال سے کوئی چیز خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گی تو اس کا اجر اس کے خاوند کو ملیگا اور گناہ عورت پر ہوگا۔ اور یہ کہ خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے۔

لا تصدق بشیءٍ من بیتہٖ الّا باذنہٖ فان فعلت کان لہ الاجر وعلیہا الوزر ولا تخرج من بیتہ الّا باذنہٖ

سوائے اس کے کہ خاوند نے صدقہ و خیرات کرنے کے لئے یا کسی اور خرچ کی اپنے مال میں سے اجازت دے رکھی ہو۔ ہاں اپنے مال اور جائداد میں سے جس پر خاوند کا کوئی حق ملکیت نہیں وہ جس قدر چاہے چندہ دے جس قدر چاہے صدقہ و خیرات کرے۔ خدا تعالےٰ کو یہ پسند نہیں کہ عورت کس قدر چندہ یا صدقہ دیتی ہے۔ خدا کو یہ پسند ہے کہ وہ خاوند کی کس قدر فرمانبرداری کرتی ہے۔ جو خاوند کی فرمانبرداری کے خلاف کام کرے گی۔ اس کے لئے اسے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ کام اس کے لئے موجب گناہ ہوگا۔

۳۔ اسی طرح حضورؐ نے فرمایا۔

لا تصوم المرأۃ یوماً وزوجہا شاھد من غیر رمضان الّا باذنہٖ

کوئی عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں رمضان کے سوا نفلی روزہ نہ رکھے۔ مگر خاوند کی اجازت سے۔

حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر النساء امرأۃ اذا نظرت الیہا سرّتک واذا امرتہا اطاعتک واذا غبت عنہا حفظتک فی مالک ونفسہا

بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کو دیکھے تو تیرا دل خوش ہو جائے یعنی اپنے آپ کو ایسی حالت میں رکھے جو مرد کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ اور جب تو اس کو حکم دے۔ تو وہ تیری اطاعت کرے۔ اور جب تو اس کے پاس موجود نہ ہو۔ تو وہ تیرے مال اور اپنے نفس میں تیرے حق کی حفاظت کرے۔

اس عام حکم فرمانبرداری میں صرف ایک استثناء ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر عورت سے اس کا خاوند اللہ تعالےٰ کے کسی حکم کی نافرمانی کا مطالبہ کرے۔ تو وہ اس حکم کو ماننے سے انکار کر سکتی ہے۔ مثلاً اگر خاوند فرض نماز اور روزے سے روکے اور کہے کہ کیا ملانی بن بیٹھی ہے یا شراب پینے کے لئے کہے یا پردہ شرعی ترک کروائے۔ تو عورت اس بات کی مجاز ہے کہ وہ خاوند کے ایسے حکم سے انکار کر دے۔

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

اس کے سوا باقی تمام صورتوں میں خاوند کی اطاعت عورت کا فرض ہے۔ اگر نہ کرے گی تو نافرمان ہوگی۔ اور خاوند کو وہ تمام اختیارات استعمال کرنے کا حق ہوگا۔ جن کا حق اللہ تعالیٰ نے خاوند کو دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا

(سورۃ نساء)

یعنی جن عورتوں کے متعلق تمہیں علم ہو کہ وہ نافرمانی کرتی ہیں۔ تو اول تم انہیں بہت اچھے پیرایہ میں نصیحت کرو۔ اگر پھر بھی نہ رکیں تو بستروں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو۔ اس پر بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو ان کو مارو۔ لیکن اگر وہ فرمانبرداری کریں۔ تو پھر ان پر سختی کرنے کا کوئی حیلہ تلاش نہ کرو۔

ان میں سے ہر مرحلہ مناسب طریقہ اور مناسب حد کے اندر ہوگا۔ بستر سے علیحدگی سے یہ مطلب نہیں کہ ساری عمر الگ رکھو۔ اگر وہ ایسی ہی اکھڑ طبیعت ہے۔ جو اس سرزنش سے بھی نہیں سمجھتی۔ جو بہرحال چار ماہ کی مدت سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ تو پھر اس کے لئے دوسرا طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔

مارنا جو آخری علاج ہے اس کے متعلق بھی حضورؐ نے وضاحت فرما دی کہ ضرب غیر مبرّح ایسی مار ہو جو ہلکی ہو۔ ایسی نہ ہو کہ جسم پر نشان پڑ جائیں۔ اور چہرہ پر مارنے سے سختی سے منع فرما دیا۔ آپ فرماتے ہیں

ولا تضرب الوجہ

کہ اسے چہرہ پر نہ مار (ابو داؤد)

ایسے لوگ جو حدِ اعتدال سے زیادہ مارتے یا بلا وجہ سختی کرتے اور ڈنڈے سے سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہاتھا پائی پر اتر آتے ہیں ان کے متعلق حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ اچھے نہیں۔ ایک دفعہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ عورتوں کو بعض خاوندوں نے مارا ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔

لیس اولٰئک بخیارکم

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

یہ لوگ ہرگز اچھے نہیں ہیں۔ حضورؐ کے ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاوند کا یہ اختیار سزا دینے کا حاکمانہ یا مالکانہ نہیں۔ بلکہ صرف ایسے حالات میں جائز ہے کہ جب موقعہ ضرورت اخلاق کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہو جائے۔ اور کم سے کم استعمال ہو۔ اور گھریلو نظام کے طور پر ہو۔ اگر کوئی مرد اس حق کو غلط استعمال کرے تو بیوی کو خلع کا حق ہے۔ مگر خلع اور طلاق کی باتیں آخری حد کی ہیں۔

میں بتا رہا تھا کہ ایک اہم فرض اور ذمہ داری عورت کی یہ ہے کہ وہ دل و جان سے خاوند کی ہر طرح فرمانبردار ہو۔ اور خاوند کی ہدایات کی تعمیل میں اس کا اکرام و احترام مدنظر رکھے۔

خاوند کے حق میں عورتوں کو فرمانبرداری کی تلقین کے سلسلہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی عورتوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی۔ اور رمضان کے روزے رکھے۔ اور اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچایا۔ اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا۔ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔"

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ، طبرانی)

ایک اور حدیث میں آتا ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر النساء التی تسر زوجھا اذا نظر و تطیعہ اذا امر ولا تخالفہ فی نفسھا ولا فی مالھا بما یکرہ

عورتوں میں سے سب سے اچھی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو خوش کرتی ہے۔ جب وہ اس کو دیکھتا ہے اور اس کا کہنا مانتی ہے۔ جب وہ اس کو کوئی حکم دیتا ہے۔ اور اپنی مال و جان میں اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جس سے خاوند کو کراہت ہو۔

ایک اور حدیث میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تین آدمی ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے۔ اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے بھاگا ہوا غلام جب تک وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے دوسرے المرءۃ الساخط علیھا زوجھا۔ وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہو تیسرے نشہ کا عادی جب تک کہ وہ نشہ کے استعمال سے توبہ نہ کرے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب خاوند اپنی بیوی کو بلائے اور عورت خاوند کے پاس جانے سے انکار کردے۔ اور خاوند کو اپنی نافرمانی سے ناراض کردے تو ساری رات فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔"

خاوند کی فرمانبرداری کے فرض کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھ دے۔ اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھ دے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھ دے۔ تو اس عورت کو چاہیئے کہ چون و چرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔"

کوئی عورت یہ نہ سمجھے کہ ایسی فرمانبرداری تو ظلم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا۔ اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبرگیری کرو۔ ان کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴۲-۴۴۳)

تیسری بات جو عورت کے فرائض میں شامل ہے یہ ہے کہ وہ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ۔ یعنی خاوندوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہوں للغیب فی غیبتہ خاوند کی عدم موجودگی میں اور اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ وہ حفاظت کرنے والی ہیں غیب کی یعنی پوشیدہ امور کی۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے کہ خاوندوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہوں خاوندوں کی عدم موجودگی میں۔ تو اس سے یہ مراد ہوگی کہ عورت کا فرض ہے کہ وہ ہر اس چیز کی حفاظت کرے۔ جو خاوند کی ہو۔ اور اس کی غیر موجودگی میں بطور امانت اس کے پاس ہو۔ اس میں سب کی حفاظت اور عصمت و آبرو کی حفاظت، اس کے راز دل کی حفاظت اور اس کے مال کی حفاظت شامل ہے۔ اس میں کسی قسم کا ناجائز تصرف نہ کرے۔ فضول خرچی نہ کرے۔ ضرورت اور ذرائع آمد سے زیادہ خرچ نہ کرے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا غبت عنھا حفظتک فی مالک ونفسھا (بیہقی) جب تم اس سے غائب ہو تو تمہارے مال میں اور اپنے نفس میں تمہاری حفاظت کرے اور وہ ضرورتیں جو پردہ غیب میں ہیں ان کا خیال کرکے اخراجات پر کنٹرول رکھے

(باقی)

اردو اور انگریزی مباحثوں میں جامعہ نصرت کی نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ نصرت کی طالبات نے کیمبل پور میں منعقد ہونے والے اردو اور انگریزی مباحثوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ۱۲ فروری کو منعقد ہونے والے اردو مباحثہ میں سال اول کی طالبات عزیزہ نزہت عزیز اور عزیزہ حمیدہ قدسیہ نے علی الترتیب اول اور سوم پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی جیت لی ہے۔ اسی طرح ۲۳ فروری کو منعقد ہونے والے انگریزی مباحثہ میں سال دوم کی طالبات عزیزہ لبنیٰ سعید اور عزیزہ عفت خالق نے علی الترتیب اول اور سوم پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی کی حقدار قرار پائیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جامعہ نصرت کی طالبات کو ہر مقابلے میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(صدر کالج یونین جامعہ نصرت ربوہ)

ضروری اعلان

پشاور یونیورسٹی اور ملحقہ کالجوں میں زیر تعلیم تمام طلباء کے والدین اور سرپرستوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے برخورداروں کے نام و پتہ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں تاکہ ان کو احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور یونیورسٹی کے ممبر بنایا جائے۔

فواد الحق سکرٹری احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور یونیورسٹی

مسجد احمدیہ سول کوارٹرز لیشاور صدر۔ ضلع پشاور

درخواستِ دعا } میرے شوہر صفدر علی خان صاحب دماغی عارضہ سے عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل انہیں بخار بھی ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اہلیہ صفدر علی خان فیکٹری ایریا ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی سیرت کی ایک جھلک

از مکرم ملک لطیف احمد سرور ایم اے بی ایڈ شیخوپورہ

(۲)

عزم و وقار

یہاں عزم و وقار کی ایک جھلک تھی۔ یہاں عہد تھا کہ میں اس وقت تک زندگی کی اس کشمکش میں مبتلا رہوں گا۔ جب تک ساری دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم سے روشناس نہ کر دالوں میرا اٹھنا۔ بیٹھنا۔ اوڑھنا۔ بچھونا خدا تعالیٰ کی توحید ہو گی جب تک میں کفر و الحاد کے مضبوط قلعوں کو خدا تعالیٰ کے معبد خانوں میں تبدیل نہ کر لوں اُس وقت تک مجھے حقیقی معنوں میں سکون و اطمینان نصیب نہیں ہو گا۔ چنانچہ یہی فرزند جلیل ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو ملت اسلامیہ کے افق پر طلوع ہوا۔ اور اس موعود خلیفہ نے پھر اپنے پرانے عہد کو دہرایا:۔ ؎

میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تبلیغ پھیلا دوں گا بروئے زمین
زندگی میری کٹے گی خدمت اسلام میں
وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ حزیں

قبولیت دُعا

زمانہ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی خشوع و خضوع سے بھری ہوئی دعا کو سُنا اور دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ سمندروں میں تلاطم آئے۔ شہروں میں زلزلے۔ دُنیا میں اضطراب و بے چینی کی لہریں پیدا ہوئیں۔ الحاد و کفر کی گرتی دیواریں اس فنا فی اللہ کی دعاؤں سے خود بخود مسمار ہونی شروع ہو گئیں۔ ذہنوں میں انقلاب برپا ہو گئے۔ لوگ امن کے نعروں پر مجبور ہو گئے۔ لیکن امن اس وقت تک نہیں مل سکتا تھا۔ جب تک دنیا کے دانشور اس کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہ کرتے۔ چنانچہ سابق امیر جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنی خودی اور عقل و دانش کے بھنور میں پھنس کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کو مخاطب کر کے کہا کہ

”وہ پانچ لاکھ آدمیوں میں سے دسواں حصہ بھی ایسا نہیں دکھا سکتے جس نے انہیں خلیفہ اور مطاع تسلیم کیا ہو۔“

(پیغام صلح ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

نیز انہوں نے کہا کہ

”۲۵ سالہ جوان کے ہاتھ میں قوم کی قیادت دینا خطرناک ہے۔“

(پیغام صلح ۱۷ مئی ۱۹۱۴ء)

جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی بیعت کی تھی ان کے متعلق کہا۔

”اب وہ ۲۵ سال کے نوعمر جوان کے غلام ہیں ان کی رائے وغیرہ کچھ بھی باقی نہیں ہے ۔۔۔۔ وہ ایک گونہ ایک بچے کے دائمی غلام بن گئے۔“

(پیغام صلح ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

اس کے علاوہ جو الزامات عائد کئے گئے وہ ایسے شدید تھے کہ ایک سنگدل انسان کا پتا بھی خون ہوتا تھا۔ لیکن آپ نے جس خندہ پیشانی سے ان کو برداشت کیا اور صبر کا مظاہرہ کیا اس کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور ان کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین) نے نہایت ہی خوبصورت الفاظ میں بیان فرمایا ہے ؎

ویسی باتیں جن سے پھٹ جاتا ہے پتھر کا جگر
صبر سے سنتا رہا ماتھے پہ بل آیا نہیں

دراصل وہ دعا دل سے نکلی تھی نہ کہ تصنع کا نتیجہ تھی۔ دعا میں ایک جلالی رنگ تھا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے آپ کو مقرر فرمایا تو آپ کی جمالی شان نمایاں ہونی شروع ہوئی چنانچہ شدید ترین مخالفین اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسی جوش اور جذبہ سے جماعت کی تربیت کی جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی تھی چنانچہ مسٹر والٹر اپنی کتاب The Ahmadiyya Movement میں جماعت احمدیہ کے بے پناہ جذبہ خدمت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

”میں نے ۱۹۱۴ء میں قادیان جا کر حالانکہ اس وقت مرزا صاحب کو فوت ہوئے آٹھ سال گذر چکے تھے ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں خدمت دین کا وہ سچا اور زبردست جوش موجود تھا جو بالعموم دوسروں میں مفقود ہے۔“

اسی طرح مسٹر کریمر نے اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے تحریر کیا

”میں جب قادیان گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں لوگ اسلام کے لئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امید سے لبریز ہیں ۔۔۔۔۔ ان کو اس بات پر ناز ہے کہ وہ دنیا میں سچائی کا اعلان کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وہ اسلام کی محبت میں اس قدر اندھے اور مجنون ہو رہے ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔“

(مسلم ورلڈ اپریل ۱۹۳۱ء)

خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کو اُن کی دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی تھیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

”میں نہیں جانتا کیوں بچپن سے ہی میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا۔ میں اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو ۔۔۔۔۔ میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔“

۱۹۱۴ء–۱۸ کے ایام انتہائی مشکلات و مصائب کے دن تھے پہلی جنگ عظیم اپنی تباہ کاریوں اور فتنہ سامانیوں سے دنیا کے امن کو تہ و بالا کر چکی تھی دوسری طرف غیر مبائعین احمدیت کی زندگی کے لئے خطرہ بن کر منڈلا رہے تھے ایک ظاہر بین کی نظر میں یہ زمانے کے تغیرات تھے لیکن ایک حقیقت بین کو یہ نظر آتا ہے کہ زمانہ آپ کی کروٹ کے ساتھ کروٹیں لیتا رہا کیونکہ آپ کے سانس کے ساتھ زمانے کی تقدیر کے تار اُلجھے ہوئے تھے۔ اسی کے زمانے میں اسیروں کو رستگاری ملنا تھی اسلئے یہ تغیرات نتیجہ تھے پرانے علم و منطق اور فلسفہ کے فقدان کا۔ کیونکہ ہر متغیر چیز حادث ہوتی ہے۔ آپ سمجھتے تھے کہ یہ سب تغیرات اسلام کی ترقی کا موجب ہونگے تبھی تو آپ نے فرمایا ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کا آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

دعائے نعم البدل: میرا عزیز پوتا انیس احمد عید کی صبح کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز کی عمر تقریباً ۴ سال تھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ (حکیم عبدالرحمٰن شمس شورکوٹ شہر ضلع جھنگ)

چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے!

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ اگرچہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں بعض اخراجات قرض لیکر پورے کئے گئے تھے۔ اس لئے جن احباب نے چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کیا۔ ان سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ادا فرمائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ اور کمانے والے ہر احمدی کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کے اموال میں برکت دے اور قربانی و ایثار کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

مرکز میں رپورٹ بھجوانے کا فائدہ

مرکز میں رپورٹ بھجوانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مرکز آپ کی سرگرمیوں سے آگاہ رہتا ہے اور آپ کو مناسب ہدایات دیتا ہے۔ اسلئے جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ رپورٹس باقاعدہ اور بروقت مرکز کو پہنچا دیا کریں۔ تا مرکز مناسب رنگ میں آپ کی راہنمائی کر سکے۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

لازمی چندہ جات کے بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے۔ ناظر بیت المال آمد

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۰۹

میں ارشاد بیگم زوجہ احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت جون ۱۹۲۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۷۰-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند .. —— ۳۲

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاتے۔

الامتہ :- ارشاد بیگم محلہ دار الصدر غربی
گواہ شد :- احمد دین خاوند موصیہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ
گواہ شد :- محمد احمد مولوی فاضل دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۱۱

میں مسماۃ صابرہ بی بی صاحبہ زوجہ عنایت اللہ صاحب قوم بنی اسرائیل پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی ساکن تاروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۹۶۹-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ ... —— ... ۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- صابرہ بی بی
گواہ شد :- نور احمد سیکرٹری مال تحریک جدید تاروال۔
گواہ شد :- عبد الستار

مسل نمبر ۱۹۹۱۲

میں مسماۃ شدہ کوثر بنت علی محمد صاحب انبالوی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۱۰-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بطور جیب خرچ کے مبلغ -/۱۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامتہ :- شدہ کوثر ایف اے سیکنڈ ایر سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج فار وومن راولپنڈی مکان ۱۳۳/۲۳ گلی ۲ امرپورہ
گواہ شد :- ظفر احمد میسٹریج ۲/اے راولپنڈی
گواہ شد :- غلام احمد بٹ گلی ۳ ڈھوک رتہ - راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۹۱۳

میں صفیہ بیگم بیوہ میاں انشاء اللہ خان صاحب مرحوم قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶۹-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۲۵ — ۳۲

۲- زیورات طلائی چوڑیاں ۲ تولہ — — ۳۰۰

بالیاں ۲ عدد وزن ½ تولہ .. — ۷۵

انگوٹھی ایک عدد ½ تولہ .. — ۷۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- صفیہ بیگم بیوہ میاں انشاء اللہ صاحب راولپنڈی۔
گواہ شد :- اعجاز احمد پسر میاں انشاء اللہ خان صاحب
گواہ شد :- حمیدہ /ن آریہ محلہ راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۹۱۴

میں عائشہ بیگم زوجہ جمال الدین صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی ساکن خلیل آباد کالونی ضلع کرتی دکوٹلی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر وصول شدہ .. — ... ۳۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- عائشہ بیگم حال ربوہ
گواہ شد :- محمد حسین معلم وقف جدید آزاد کشمیر حال ربوہ۔ گواہ شد :- گلزار احمد معلم وقف جدید آزاد کشمیر حال ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۱۷

میں محمد روشن ولد چوہدری احمد خان صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ساہیوال شہر ... ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹-۱۲-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ :- محمد روشن ولد احمد خان بمعرفت غلام مرتضے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال۔ گواہ شد :- غلام مرتضے ڈی۔ ایچ کیو۔ ہسپتال ساہیوال۔
گواہ شد :- محمد عاشق علی موصی ۷۴۹۶ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال

مسل نمبر ۱۹۹۱۸

میں رشید احمد امرتسری ولد برکت علی صاحب مرحوم قوم ککے زئی سابق خادم مسجد شاہدرہ عمر ۶۰ سال بیعت جون ۱۹۲۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت وظیفہ -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- رشید احمد امرتسری
گواہ شد :- خورشید احمد صدر محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد :- محمد عبداللہ ارشد۔ شاہد دار الضیافت ربوہ۔

دورِ ثانی کے واقفینِ عارضی کی فہرست

یکم مئی ۱۹۶۹ء سے پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی میں خدمات بجا لا چکے ہیں ان کے اسماء بغرض تحریکِ دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی خدمت کو قبول فرما کر اجرِ عظیم سے نوازے۔ احباب اس مبارک تحریک میں حصّہ لینے کے لئے فارم دفتر وقف عارضی سے طلب فرما سکتے ہیں۔

(قسط نمبر ۳)

نمبر شمار	نام واقف	
۷۷۱۔	مکرم مہدی شاہ معلم سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	
۷۷۲۔	" مبرور احمد صاحب بھٹی	ربوہ
۷۷۳۔	" حکیم عبد العزیز صاحب	چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۷۷۴۔	" چوہدری حشمت علی صاحب	گڑھ موڑ جھنگ
۷۷۵۔	" قاضی محمد نذیر صاحب	راولپنڈی
۷۷۶۔	" شفقت رسول صاحب	ربوہ
۷۷۷۔	" انوار رسول صاحب	لاہور
۷۷۸۔	" غلام رسول صاحب	ہجکہ ضلع سرگودھا
۷۷۹۔	" مرزا منور احمد صاحب	لاہور
۷۸۰۔	" لئیق احمد صاحب	لاہور
۷۸۱۔	" راجہ احمد بخش صاحب	ساہیوال سرگودھا
۷۸۲۔	" عبد الغفار صاحب	گڑھ موڑ جھنگ
۷۸۳۔	" ڈاکٹر کریم اللہ صاحب	چک 282/H-R بہاولنگر
۷۸۴۔	" مولوی محمد عبد اللہ صاحب	" "
۷۸۵۔	" بابو قاسم الدین صاحب	سیالکوٹ
۷۸۶۔	" قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی	ربوہ
۷۸۷۔	" چوہدری خورشید احمد صاحب	رحیم یار خاں
۷۸۸۔	" حاجی فتح محمد صاحب	حافظ آباد
۷۸۹۔	" میاں محمد صادق صاحب	حافظ آباد
۷۹۰۔	" چوہدری رشید احمد صاحب	چک ۸۷ شمالی سرگودھا
۷۹۱۔	" محمد ابراہیم صاحب نمبردار	کوٹ مومن "
۷۹۲۔	" محمد یعقوب صاحب	گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب لائلپور
۷۹۳۔	" عمر الدین صاحب	باڈا اسٹیشن لاڑکانہ
۷۹۴۔	" چوہدری حمید احمد صاحب	راولپنڈی
۷۹۵۔	" جلال الدین صاحب	چک ۲۰۳ لائلپور
۷۹۶۔	" عبد الواحد خاں صاحب معلم ہیرو شرقی ڈیرہ غازی خاں	
۷۹۷۔	" سید احمد علی شاہ صاحب مربی سیالکوٹ	
۷۹۸۔	" چوہدری شکر خاں صاحب	محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر
۷۹۹۔	" الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل	ربوہ
۸۰۰۔	" ملک حبیب الرحمٰن صاحب	"
۸۰۱۔	" عبد الوہاب احمد صاحب شاہد مربی جہلم	
۸۰۲۔	" ماسٹر نذیر احمد صاحب	چک ۸۹ ج ب لائلپور
۸۰۳۔	" ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔	عارف والا
۸۰۴۔	" نور محمد صاحب	چک ۴۳ ڈی۔جی ساہیوال
۸۰۵۔	" محمد عمر دراز صاحب تنویر	لائلپور
۸۰۶۔	" داؤد احمد صاحب شاکر	لائلپور
۸۰۷۔	" شیخ محمد عبد الرشید صاحب	لاہور
۸۰۸۔	" محمود احمد صاحب	حیدر آباد

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو طلباء و طالبات اپنے امتحانوں میں کامیاب ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ دیا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی کامیابیوں کو دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۱۲۔ عزیز بشارت احمد طارق سٹوڈنٹ ٹیکنالوجی کالج لائل پور ۔۔ ۵
۱۳۔ عزیزہ قانتہ شاہدہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔ ۵
۱۴۔ عزیز نعمت اللہ خان صاحب چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ۔۔ ۱۰
۱۵۔ عزیزہ ڈاکٹر رضیہ بیگم صاحبہ کراچی ۔۔ ۲۰
۱۶۔ عزیز منور احمد ابن شیخ مبارک احمد صاحب سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ۔۔ ۵

دیگر طلباء و طالبات کو بھی چاہیئے کہ اپنی ہر خوشی کے موقعہ پر اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے چندہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" اور احباب جماعت کا فرض

ماہنامہ تشحیذ الاذہان اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے جو بچوں کی روحانی۔ علمی اور جسمانی نشوونما کے لئے بہترین اور دلچسپ انداز میں راہنمائی کر رہا ہے۔ ہر احمدی بچہ کے لئے اس کا باقاعدہ مطالعہ ہر لحاظ سے بہت مفید ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے نام یہ رسالہ جاری کروائیں۔

قائدین مجالس اور قائدین اضلاع کی خدمت میں بھی پُرزور درخواست ہے کہ وہ ہر مجلس میں تشحیذ الاذہان کے پہنچنے کا انتظام فرمائیں۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

شفل اور سیم سے ہونیوالا جانوروں کا مہلک اپھارہ

اکسیر اپھارہ

کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو

اصلی دوا

کے ہر پیکٹ پر "غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس" کرنے کی رعایت دی گئی ہے۔ خریدنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں۔ قیمت فی پیکٹ -/۱ درجن پر ۳۳ فیصد کمیشن، دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ حیوانات کی دیگر امراض کے متعلق ادویات کا پمفلٹ مفت منگوائیں

کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ۵-۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر جو کہ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۷۰ء کو وصول کئے جانے تھے اب مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۰ء بوقت بارہ بجے دن وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر کی کوائف اور شرائط وہی ہوں گی۔

ایگزیکٹو انجینئر
ہائی وے پراجیکٹ ڈویژن شیخوپورہ

(INF(L)373)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) (حبوب الٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے -/۲۰

وعدہ جات چندہ تحریکِ خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی تحریک پر ایک سال گزر چکا ہے۔ اس تحریکِ چندہ کا مقصد یہ تھا کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال گزر جانے کی خوشی میں جو ۱۹۷۲ء میں پورے ہوں گے بہنیں کم از کم پانچ لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کریں جس کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:۔

۱۔ کسی ایک زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ لجنہ کی طرف سے شائع کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک لاکھ روپے پیش کئے جائیں۔

۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ کی ازسرِ نو تعمیر۔ پہلے دفتر کی بنیادیں مضبوط نہیں اس لئے پھر سے بنانا پڑے گا۔

۳۔ نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر۔

۴۔ فضلِ عمر جونیئر سکول کی تعمیر

۵۔ پچاس سالہ تاریخ لجنہ کی تدوین و اشاعت۔

اِس وقت تک کل ۳،۶۹،۷۲۳ روپے کے وعدہ جات حاصل ہوئے ہیں اور کل ۹۴،۵۱۳ روپے وصول ہوئے ہیں اور کُل ۵۵ مستورات کی طرف سے پانچ سَو یا اس سے زائد رقم موصول ہوئی ہے۔ لجنات اور ہماری بہنیں اِس چندہ کی طرف توجہ کریں۔ ایک سال گزرنے پر لاکھ روپے سے زائد ہو جانا چاہئے تھا مگر ابھی تک چندہ کی رفتار تسلّی بخش نہیں ہے۔ مزید دو وعدہ جات وصول ہوئے ہیں:

۱۔ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ ۵۰۰/-

۲۔ رحمت بی بی صاحبہ سماعیلہ ضلع گجرات ۵۰۰/-

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم ملک محمد نواز صاحب ہیڈ کلرک محکمہ ٹیلیفون راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ کا پتّے کا آپریشن سنٹرل ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور جلد شفایاب کرے۔ آمین۔

۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلّغ جرمنی کی چھوٹی لڑکی فوزیہ تسنیم کی کھیلتے ہوئے گرنے سے بائیں ٹانگ کے نچلے حصّہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر لگایا گیا ہے۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

(بقیّہ صفحہ اوّل)

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلّغ بلادِ عربیہ نے "حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمِ قرآن" کے موضوع پر، محترم ڈاکٹر سیّد سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی پی ایچ۔ ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے "حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے موضوع پر، محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر اور محترم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم مولانا ابو العطاءؑ صاحب فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کی روشنی میں احبابِ جماعت کو ان کی عظیم ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ بارہ بجے دوپہر کے قریب نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دورانِ جلسہ محترم سید عبد الہادی صاحب، محترم عبد السلام صاحب اختر ایم اے اور محترم نسیم سیفی صاحب نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اپنی نظمیں پیش کیں جو بہت پسند کی گئیں۔

اہلِ ربوہ بہت کثیر تعداد میں جلسہ میں شامل ہو کر علماءِ کرام کی تقاریر سے مستفیض ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا چنانچہ انہوں نے بھی شمولیت کی سعادت حاصل کر کے استفادہ کیا۔

اعلانِ نکاح

۸ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۸۔ فروری ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ماموں ملک رب نواز صاحب ابن محترم ملک محمد نواز صاحب (جو آجکل امریکہ میں پروفیسر ہیں) کا نکاح نعیمہ درد سلمہا بنت محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم سے بعوض ۳۰ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ نکاح سے قبل حضور نے نہایت لطیف پیرایہ میں میاں بیوی کے حقوق سے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا۔

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(محمد قاسم ملک۔ فورتھ ایئر۔ ربوہ)

دعائیہ فہرست تحریکِ جدید کی ایک قسط

جن افرادِ جماعت نے ۲۹ رمضان کی مبارک تقریب پر اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے تاریخ مذکورہ سے پہلے چندہ تحریک جدید سال ۲۶/۳۶ ادا فرما دیا تھا ان کی فہرستیں ضلعوار ترتیب دی جا رہی ہیں چنانچہ ضلع میانوالی کے حسبِ ذیل افراد نے یہ سعادت پائی۔ قارئین کرام سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔	مکرم ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بخاری بھکّر	۱۱۸/- روپے
۲۔	" " " " منجانب حضرت مصلح موعودؓ	۳۶/- "
۳۔	" " " " بیگم صاحبہ	۲۶/- "
۴۔	" " " " دختر امۃ الوحید صاحبہ	۲۶/- "
۵۔	" محمد نذیر صاحب خوشابی	۱۱/- "

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

لجنات متوجّہ ہوں

اکثر لجنات اپنی ماہوار رپورٹ بھجواتے وقت اصلاح و ارشاد کے خانہ میں کچھ نہیں لکھتیں۔ ان کو علم ہونا چاہیئے کہ ہر شعبہ کے نمبر ہوتے ہیں لہٰذا اصلاح و ارشاد کا خانہ خالی رہنے سے ان کے نمبر کٹ جائیں گے۔ اس لئے ہر لجنہ رپورٹ بھجواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ اس شعبہ کے کام کی ہدایات سالانہ رپورٹ کے آخری صفحات میں تفصیلی درج ہیں جس لجنہ نے رپورٹ نہیں خریدی اب منگوا لے۔

صادقہ قمر ایم۔ اے
نائب سیکرٹری اصلاح و ارشاد
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴